

<p>۴۸ عزیزانِ حق و عزیزانِ حق بندِ حق و بندِ حق بندِ حق و بندِ حق بندِ حق و بندِ حق</p>	<p>۴۹ آنکس کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں انگلیوں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر انگلیوں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>	<p>۵۰ آنکس کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں انگلیوں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر انگلیوں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>
<p>اوپر کی ہر دو ہم بین سہرا یا سرور تھا کیا ہی شہرب عشق کا سرور تھا</p>	<p>راحت ہر کج چین گر گل نہ پائیک باز غمی اچار کے کپھیل نہ پائیک</p>	<p>شہ سے کہا یہ شوکتِ اعلیٰ ہماری ہر ان عسے پسند ہمیں خاکساری ہی</p>
<p>۵۱ میں نے اپنے بندوں کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>	<p>۵۲ میں نے اپنے بندوں کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>	<p>۵۳ میں نے اپنے بندوں کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>
<p>میں نے اپنے بندوں کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>	<p>میں نے اپنے بندوں کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>	<p>میں نے اپنے بندوں کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>
<p>۵۴ میں نے اپنے بندوں کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>	<p>۵۵ میں نے اپنے بندوں کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>	<p>۵۶ میں نے اپنے بندوں کو جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے لے کر سر کے لالہ سے لے کر</p>
<p>وہ کہتے تھے جناب گرامی کا ہر سبب یہ سب فقط تمہاری غلامی کا ہر سبب</p>	<p>چاہا تھا دوا الفقار نہ کھلے نیام سے مجبور ہو گیا ستم اہل شام سے</p>	<p>فرمایا شاہ نے یہ گریبان کو پھار کے رضعت کو بھائی آیا ہر اصرار کے</p>

<p>عالم بابو نے پھر برون کی اور شاہ جہاں مفتی خاں کا دان نبو سانا اس نسخہ دیکھنے کو اور انہوں نے اس کا نام لیا اور ان کے اور ان کو</p>	<p>عالم بولی کہ یہ وہی ہے جو ہو اور اس کی اور اس کے سبب تیار اور اس کے</p>	<p>عالم پہلے سے یہ کلام شہر کے لئے لکھا گیا ہے اور پہلے سے اس میں یہ لکھا ہو گیا ہے اور اس کے</p>
<p>اصغر کی قبر پر یہ بین اہت کا وقت ہے رضعت کر دینے ہی رضعت کا وقت ہے</p>	<p>دین اس کا یہ سبب تو حری ہوتا ہے اب تک کسی شہید کا لاشہ گرا نہیں</p>	<p>ظاہر ہوا کہ مزب و لی بین اثر نہیں وزند دین ہو گیا مان کو خیر نہیں</p>
<p>عالم رضعت کا وقت ہے جب تک کہ مفتی خاں نے جو لکھا ہے وہ کے لئے لکھا ہے اور اس کے</p>	<p>عالم رضعت کا وقت ہے جب تک کہ مفتی خاں نے جو لکھا ہے وہ کے لئے لکھا ہے اور اس کے</p>	<p>عالم رضعت کا وقت ہے جب تک کہ مفتی خاں نے جو لکھا ہے وہ کے لئے لکھا ہے اور اس کے</p>
<p>بھائی تمہارا جو لو میں اہت کا کام کو الہ قریب پیچے رضعت امام کو</p>	<p>اسکی تو تمہاری ہی گوی میں پڑھی تشنویش ہو گئی مجھے اس کے کلمے کی</p>	<p>نیر تم لگا با لکے پر صغیر کے پانی ملانا اسکو سو اب تیر کے</p>
<p>عالم پہلے سے یہ کلام شہر کے لئے لکھا گیا ہے اور پہلے سے اس میں یہ لکھا ہو گیا ہے اور اس کے</p>	<p>عالم پہلے سے یہ کلام شہر کے لئے لکھا گیا ہے اور پہلے سے اس میں یہ لکھا ہو گیا ہے اور اس کے</p>	<p>عالم پہلے سے یہ کلام شہر کے لئے لکھا گیا ہے اور پہلے سے اس میں یہ لکھا ہو گیا ہے اور اس کے</p>
<p>والہند ہر اسی میں ہر امام ای میں کرنا نہ کہہ خلاف مشرع کام اور میں</p>	<p>ترت بین اسکو خون پھر کر کے سو دین چھوٹے پسر کو مصلیٰ تاد دین کر دیا</p>	<p>نیر تم لگا چیا صغیر نے لکھا یا میں کے ساتھ چھوٹا پسر لکھا یا میں</p>

<p>۲۱۷          ذرا بھر افسوس کا جو زور نہ اعلیٰ          ترسے کہ مہر کے قفل سے بیگن نکلے          و نہون تہم ابو یوسف کی سمعہ و حلہ و          اب مانعہ اجل چھب جانا اور امیر و خفا</p>	<p>۲۱۸          بیوان کے رو بہ است و بل علی          فرماؤ اور میں بہر منظور ازوری          داخل کرنے کا تو مستحق میں ختام کی          بیرون میں میری لاش کی بیکر بیان کی</p>	<p>۲۱۹          تہنہ ہو کر ہوش کرا جان و سر پہ          تہنہ تو جانے نہیں کہ نہیں کیا          ہر کہیں کہا جالی ہو تاں شہ تہنہ بنا          ہر دور ہر زمانے سے چھب جالی</p>
<p>اسان مجھ سے منزل اول ہوا کریم          راحت سے رنج موت میل ہوا کریم</p>	<p>ایجا زخان دان دکھایہ نگار کر بن          سجاد کار نے مجھے آئینہ گازی بن</p>	<p>بجالی بڑی کام تہہ کیا کم ہو پاپ سے          کہ پوچھنا کہ کیے تو پوچھو نہ وہ آپ سے</p>
<p>۲۲۰          وہ گویا حق میں جتنے تیرے تیار          انی لڑائی نہیں لڑا اور دیر          معجز موت سے تم نے پھر موت نہیں          و نہون کن کہ نہ تھی چھب جالی و نہون</p>	<p>۲۲۱          بیوان کے اس فرض کیوں          متصل میری نہیں سے شہید کرا          قہقہہ نہ کرنے قفل کے زمین میں          نہ تھا مہاراجا جی بظن جو بنام</p>	<p>۲۲۲          کہ نہ تھی میری نہیں جانت          وہ پوچھنا کہ کیے تو پوچھو نہ وہ آپ سے          نہ تھی میری نہیں جانت          نہ تھی میری نہیں جانت</p>
<p>پہونچے نہیں ہر داغ سے ذوب زراعی کی          باقی انجھی ہر سینہ پہ جا ایک دل اع کی</p>	<p>ایقار و مدد کا جو خیال انکو آگے          تو ار رکھدی صاحبین ہر تھو گیا</p>	<p>نویا فریضے غسل برن چاہئے نہیں          جو ہر شہید اسکو کفن چاہئے نہیں</p>
<p>۲۲۳          ہمیں ایک سپر ہونگے سووی          انی لڑائی نہیں لڑا اور دیر          اس راہ کا جو نہ تھے پھر کی ہوئی          انہوں نے نہ سبھت نہ ہر کی ہوئی          ازاد اور ہمیں بھول گیا اور نہ تھی</p>	<p>۲۲۴          ہٹو کر مریں تو انک پر نہ تھی          حق سے دعایہ لڑا کا وہ فک نہ تھی          کہ ملک کو نہیں شہادت سے کلا ہی          نہ تھا مہاراجا جی بظن جو بنام</p>	<p>۲۲۵          سجاد و ہر وہ جو تہنہ بنا          تہنہ تو جانے نہیں کہ نہیں کیا          ہر کہیں کہا جالی ہو تاں شہ تہنہ بنا          ہر دور ہر زمانے سے چھب جالی</p>
<p>چھبے سے جل چکا وہ جری دلیر سے          کس یا کسی کی تیری شہادتیں دیر سے</p>	<p>یار باہل کا رخ نہایت شدید ہے          اسان جو ہو کر مہ سے تڑکیا بعبہ ہے</p>	<p>حاضر جو قید ہوئے سو شام جا ہیگی          بجالی تیاؤ خاک بن سے بن تھی</p>

<p>۲۱۳      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک</p>	<p>۲۱۴      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک</p>	<p>۲۱۵      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک</p>
<p>پہلے تو وہ نے خوب ہی ابرو بردار سے      چھاتی سے پھر لگا لیا اس گان کو پار سے</p>	<p>اس لگا سو حتمہ جان کو خیر نہیں      میں آرا اس طر حری مان کو خیر نہیں</p>	<p>عاشق پریشہ کہ تہہ بھی اس رنگ کا ہے      دیکھو تار ہو تار کیوں نہ کر وہ سا ہے</p>
<p>۲۱۶      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک</p>	<p>۲۱۷      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک</p>	<p>۲۱۸      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک</p>
<p>فاسم پار کی کیا کن حضرت پوچھی کا حال      جو اس کا حال پر ہو ہرگز کسی کا حال</p>	<p>پانی کو دودھ اٹھا ہی دلربا ترا      تیرے سے کس طر کو گیا لاد لاسرا</p>	<p>تیرے لہک لہک یہ کچھ کتنا در نہیں      خالق زجان سن کچھ غازی کہا نہیں</p>
<p>۲۱۹      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک</p>	<p>۲۲۰      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک</p>	<p>۲۲۱      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک      غمناک و غمناک و غمناک و غمناک</p>
<p>یا لہوئی زندگی کا نہیں طور ہے      سب سے زیادہ حال پچی کا تباہ ہے</p>	<p>کیڑی کیوں یہ سی ہو فرزند کیا ہوا      جبکہ تھا انکی پاس وہ پہنچا بھلا ہوا</p>	<p>وہ رنگ مسرہ برا تھو تھالے پر ہوا      غمناک ہوا ایک ستر گڑا ہوا</p>

<p>۲۳۷ وہ سو گیا کہ اس کا ہوا وہ سو گیا بہ ہوشیاری سے اور اٹھائے رات میں بوجھ پڑا کہ سو کر ہوں تو قائم رہے</p>	<p>۲۳۸ میرا دل دردہ شاہانہ کی زبان سے میرا دل دردہ شاہانہ کی زبان سے میرا دل دردہ شاہانہ کی زبان سے</p>	<p>۲۳۹ وہ سو گیا کہ اس کا ہوا وہ سو گیا بہ ہوشیاری سے اور اٹھائے رات میں بوجھ پڑا کہ سو کر ہوں تو قائم رہے</p>
<p>۲۴۰ اور تھیں فرہادش سو کمان ہوش تھا مجھے گھر میں اس کو قتل کیا یہ بتا مجھے</p>	<p>۲۴۱ عازم یہ سرو ہو گیا جنت کے باغ کا نکھو تو انتظار اسی کے تھا اداس کا</p>	<p>۲۴۲ کیا مایہ صواب تھی اس رنگ ماہ کی گھوٹا کے ہاتھ گر پڑا گویا سینہ کی</p>
<p>۲۴۳ اگر تیرے کہ بات کا سطق با جواب ماتر تھی تو بدین حقان فلک زیب سورج کے تھے تھی وہ جگر کباب بہ ہوشیاری سے اور اٹھائے رات میں</p>	<p>۲۴۴ اور اس کے دل سے سلطان ہو گیا اور اس کے دل سے سلطان ہو گیا اور اس کے دل سے سلطان ہو گیا</p>	<p>۲۴۵ وہ سو گیا کہ اس کا ہوا وہ سو گیا بہ ہوشیاری سے اور اٹھائے رات میں بوجھ پڑا کہ سو کر ہوں تو قائم رہے</p>
<p>۲۴۶ تیرے لیے سگ مارنے کی جس گھڑی ہوئی میں گھاس پیس پیڑھی تھی گھڑی ہوئی</p>	<p>۲۴۷ بولی امید پوری ہوئی نا امید کی شکر خدا کہ ہو گئی مان و دشمنی کی</p>	<p>۲۴۸ داستان اپنے علم کے جوادہ گرا نہیں چہرہ پہ روتی پھری پر نہ پھر ایسین</p>
<p>۲۴۹ وہ سو گیا کہ اس کا ہوا وہ سو گیا بہ ہوشیاری سے اور اٹھائے رات میں بوجھ پڑا کہ سو کر ہوں تو قائم رہے</p>	<p>۲۵۰ وہ سو گیا کہ اس کا ہوا وہ سو گیا بہ ہوشیاری سے اور اٹھائے رات میں بوجھ پڑا کہ سو کر ہوں تو قائم رہے</p>	<p>۲۵۱ وہ سو گیا کہ اس کا ہوا وہ سو گیا بہ ہوشیاری سے اور اٹھائے رات میں بوجھ پڑا کہ سو کر ہوں تو قائم رہے</p>
<p>۲۵۲ کہ مگر وہ تھا پہ پڑا نام کو گیا تنگو پچا یا تھا تیرہ کڑا کے مر گیا</p>	<p>۲۵۳ جسکی خدا اپنے نہ ہرگز بگڑا سکے کیا داخل شیر کوئی مینا بگڑا سکے</p>	<p>۲۵۴ بھیرو کو اس نازی نے سرو نہ جھکایا تواریقے شمر قرین شر کے آیا ہے</p>